بچ جائے گا۔ تو ابوطلحہ وہ بال تقسیم کیا کرتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس اُس قصر والی حجامت کے بال موجود تھے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس ''حلق'' والی حجامت کے بال موجود تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی موت کے وقت وصیت کی تھی۔ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی وصیت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک میری آنکھوں پر، میرے منہ پر، میری ناک پر رکھ دینا۔ حالانکہ صحابی بخشے ہوئے ہیں لیکن نبی کا مقابلہ کون کرسکتا ہے؟ غیر نبی ہونے کی وجہ سے خدا کے سامنے ہر ایک کو دھڑکے میں رہنا چاہیے کہ وہ بے نیاز بادشاہ ہے پکڑ لے تو اس کو کون پوچھ سکتا ہے؟ یہ صحابہ کی نیازمندی ہے، صحابہ کا عجز اور انکسار ہے۔ یہ اُن کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفاداری اور ایثار کا اثر اور نمونہ ہے کہ وہ باوجود کائنات میں سب سے بڑے متقی اور بخشے ہوئے ہونے کے پھر بھی ڈرتے تھے کہ وہ مالک ہمارے کسی قصور سے ناراض ہوکر ہمیں جہنم میں نہ پھینک دے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر غیر معصوم کو کسی بھی جرم میں اللہ تو پھینک سکتا ہے حالانکہ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ صحابہ لازماً بلاحساب جنت میں جائیں گے۔ خدا اُن کو شرمندہ نہیں کرے گا۔ لیکن جو جتنا نیک ہوتا ہے جو جتنا بادشاہ کا مقرب ہوتا ہے وہ اتنا ہی بادشاہ کی ناراضی کے خوف سے لرزتا ہے۔ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ کے مقرب بنے تھے۔ اس لیے اس کی بے پناہی سے اُس کی جباریت اور اس کی قہاریّت سے اتنا ہی زیادہ ڈرتے تھے کہ جو مالک سب سے بڑا ہے اگر وہ پوچھ لے تو ہم اس کو جواب دے سکتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناخن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجامت کے وقت میں رکھ لیے تھے۔ گھر والوں کو، بیوی کو، بچوں کو، سب کو کہا کہ ان ناخنوں کو رگڑ وسِل پر، ان کا جو سفوف بن جائے وہ میرے ہونٹوں پر لگا دینا اور یہ بال میرے نتھنوں میں رکھ دینا۔ میری آنکھوں کے اُوپر رکھ دینا تا کہ میں قبر کے عذاب سے، جہنم کی آگ سے بچ جاؤں۔ چنانچہ وفات کے وقت یہ سب چیزیں اُن کے پاس امانت تھیں وہ یوں ہی رکھی گئیں۔ اور پھر فرمایا کہ:

''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چادر سوا لاکھ روپیہ کے عوض میں خرید کر رکھی ہوئی ہے مجھے کفن اس کا پہنا دینا اور پھر مجھے ارحم الرّاحمین کے سپرد کر دینا۔''

چنانچہ آپ کی وہ چادر مبارک سفید اور کالی دھاریوں والی یمنی چادر جسے ''برد یمانی'' بھی کہتے ہیں اور دو ہوں تو ان کو ''حلّہ یمانیہ'' یعنی جوڑا اور سوٹ بھی کہتے ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کفن میں نصیب ہوئی۔ آپ کے ناخنوں کا شیرہ نصیب ہوا۔ آپ کے بال ہائے مبارک کا چورا اور بالوں کے ٹکڑے نصیب ہوئے۔ جنت تو انہیں پہلے بھی حاصل تھی اب تو جنت الفردوس میں بیٹھے ہیں۔ اُن کو کون دھمکی دے سکتا ہے؟ وہ تو کوئی موذی اور شیطان کا ایجنٹ ہوگا جو اُن کے متعلق بُرا لفظ کہے...... اللہ میاں تو چھٹیاں دے چکا ہے کہ ''جاؤ موج کرو، میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔''

(پندرہ روزہ ''الاحرار'' لاہور، جلد ۱۸، شمارہ ۱۱، ۱۲۔ ستمبر ۱۹۸۸ء)

☆......☆......☆